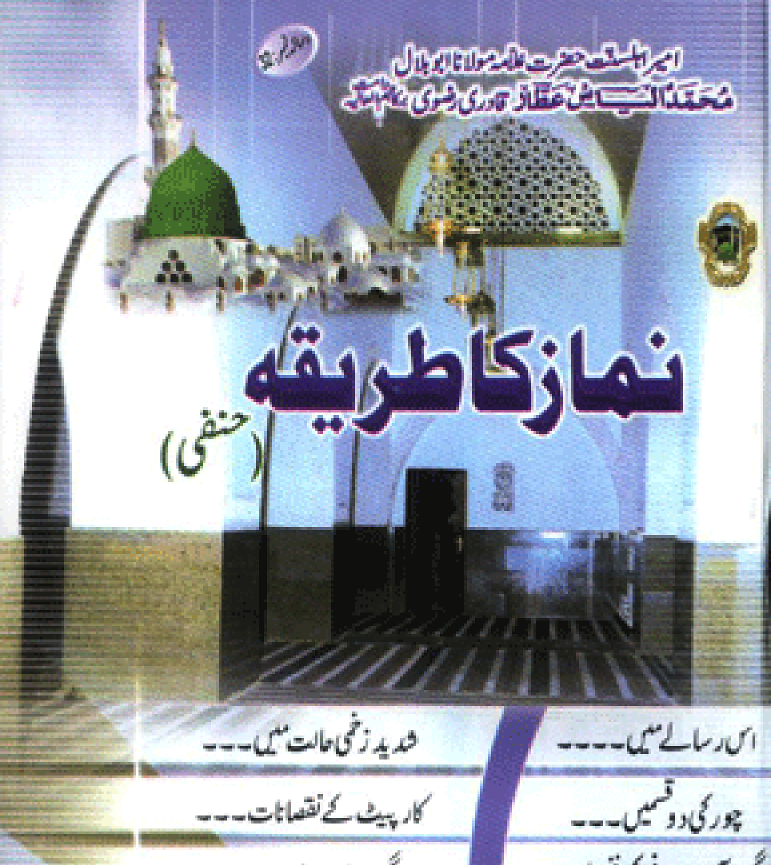

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

نماز کا طریقہ

(حنفی)

اس رسالے میں۔۔۔

شدید زخمی حالت میں۔۔۔

چوری کی دو قسمیں۔۔۔

کارپیٹ کے نقصانات۔۔۔

گرد آلود پیشانی کی فضیلت۔۔۔

گدھے جیسا منہ۔۔۔

صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش۔۔۔

ماں چارپائی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2201479, 2314045-2203311
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نماز کا طریقہ (حَنَفی)

شیطان لاکھ روکے ! یہ رِسالہ مکمّل پڑھ لیجئے ، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزّوجل اس کے فوائد خود ھی دیکھ لیں گے ۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، سرورِقلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نَماز کے بعد حَمد وثَناء و دُرودشریف پڑھنے والے سے فرمایا، ''دُعامانگ قَبول کی جائے گی،سُوال کر، دِیاجائے گا'' (سُنن النسائی ج ۱ ص ۱۸۹ بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! قران وحدیث میں نَماز پڑھنے کے بے شُمار فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارِد ہیں، چُنانچِہ پارہ ۲۸ سورۃُ المُنافِقون کی آیت نمبر ۹ میں اِرشادِ رَبّانی ہے،

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ج

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ عزّوجل کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں، مُفَسِّرِینِ کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارَکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے پانچ نَمازیں مُراد ہیں، پس جو شَخص اپنے مال یعنی خرید وفَروخت ،مَعیشت ورُوزگار، ساز وسامان اوراَولاد میں مصروف رہے اوروَقت پرنَماز نہ پڑھے وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتابُ الکبائر، ص ۲۰ دارمکتبۃ الحیاۃ بیروت)

قیامت کا سب سے پہلا سُوال

سرکارِمدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، ''قِیامت کے دِن بندے کے اَعمال میں سب سے پہلے نَماز کا سُوال ہوگا۔ اگر وہ دُرست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اُس نے نقصان اُٹھایا۔ (کنزُالعمال ج ۷ ص ۱۱۵ حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نماز کیلئے نُور

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشادِ گرامی ہے، "جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لئے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور وہ شخص قیامت کے دِن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔" (مَجمعُ الزّوائد ج۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دارالفکر بیروت)

کس کا کس کے ساتھ حَشْر ہوگا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، بعض عُلَمائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ نماز کے تارِک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور اُبَی بن خَلَف) کے ساتھ اس لیے اُٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دَولت، حُکومت، وَزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو تَرک کرتے ہیں۔ جو حُکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا حَشر فرعون کے ساتھ ہو، جو دَولت کے باعِث نماز تَرک کرے گا تو اُس کا قارون کے ساتھ حشر ہوگا، اگر تَرکِ نماز کا سبب وَزارت ہوگی تو فرعون کے وَزیر ہامان کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو مکّۂ مکرّمہ کے بہت بڑے کافِر تاجر اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ بروزِ قیامت اُٹھایا جائے گا۔ (کتابُ الکبائر ص ۲۱ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت)

شدید زَخمی حالت میں نماز

جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتِلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیرالمؤمنین! نماز (کا وَقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! "جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اِسلام میں کوئی حصہ نہیں" اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زَخمی ہونے کے باوُجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

نماز پَر نُور یا تاریکی کے اَسباب

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "جو شخص اچھی طرح وُضو کرے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو، اِس کے رُکوع، سُجود اور قراءت کو مکمّل کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تیری حِفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حِفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لئے چمک اور نُور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دَروازے کھولے جاتے ہیں حتّٰی کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی شَفاعت کرتی ہے اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قراءت مکمّل نہ کرے

تو نَماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دَروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نَمازی کے مُنہ پر مارا جاتا ہے۔ (کنز العمال ج۷ ص ۱۲۹ حدیث ۱۹۰۴۹)

بُرے خاتمے کا ایک اسباب

حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شَخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجُود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا، ''تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں انتِقال کر جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۲)

سنَنِ نَسائی کی رِوایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ''تم کب سے اس طرح نَماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نَماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمّدی علی صاحِبِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام پر نہیں مروگے۔ (سننِ نَسائی ج۲ ص ۵۸ دار الجیل بیروت)

نَماز کو چور

حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نَماز میں چوری کرے، عرض کی گئی، یارسُول اللہ عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم! نَماز کا چور کون ہے؟ فرمایا، ''(وہ جو نماز کے) رُکوع اور سَجدے پورے نہ کرے۔ (مُسندِ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بیروت)

چوری کی دو قسمیں

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ المنّان اس حدیث کے تَحت فرماتے ہیں، معلوم ہوا مال کے چور سے نَماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نَفع بھی اُٹھا لیتا ہے مگر نَماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نَفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نَماز کا چور اللہ عزّ وجل کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نَماز کا ناقِص پڑھتے ہیں اِس سے وہ لوگ دَرسِ عبرت حاصل کریں جو سِرے سے نَماز پڑھتے ہی نہیں۔ (مِراۃ ج ۲ ص ۷۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اوّل تو لوگ نَماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں آج کل ان کی اکثریّت سُنّتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعِث صحیح طریقے سے نَماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصراً نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے، برائے مدینہ! بَہت زِیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نَمازوں کی اِصلاح فرمایئے:۔

نماز کا طریقہ (حَنَفی)

باوُضو قبلہ رُو اِس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار اُنگل کا فاصِلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جایئے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں اور اُنگلیاں نہ مِلی ہوئی ہوں نہ خوب کُھلی بلکہ اپنی حالت پر (Normal) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، نظر سَجدہ کی جگہ پر ہو۔ اب جو نَماز پڑھنا ہے اُس کی نیّت یعنی دِل میں اُس کا پکّا اِرادہ کریں ساتھ ہی زَبان سے بھی کہہ لیجئے تو زِیادہ اچھا ہے (مَثَلاً نیّت کی میں نے آج کی ظُہر کی، چار رَکْعَت فرض نَماز کی، اگر باجَماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اِس امام کے) اب تکبیرِ تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لایئے اور ناف کے نیچے اِس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدّی اُلٹی ہتھیلی کے سِرے پر اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُلٹی کلائی کی پیٹھ پر اور اَنگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) کلائی کے اَغَل بَغَل۔ اب اِس طرح ثَنَاء پڑھئے۔

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُکَ ۔

پاک ہے تُو اے اللہ عزوجل اور میں تیری حَمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرَکت والا ہے اور
تیری عظمت بُلند ہے اور تیرے سِوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تَعوذ پڑھئے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط — میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے۔

پھر تَسمِیَہ پڑھئے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ — اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جو بہت مہربان رَحمت والا۔

پھر مُکمل سُوْرَۃ فاتِحہ پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ — اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جو بہت مہربان رَحمت والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ط اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ لا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ لا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

ترجمۂ کنزالایمان : سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رَحمت والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سُوْرۂ فاتِحہ ختم کرکے آہستہ سے امین کہئے۔پھرتین آیات یاایک بڑی آیت جوتین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یاکوئی سُورت مثلاً سُوْرۂ اِخلاص پڑھئے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شُروع جو بہت مہربان رَحمت والا۔

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (۱) ج اَللّٰہُ الصَّمَدُ (۲) ج لَمْ یَلِدْ لا وَلَمْ یُوْلَدْ (۳) لا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (۴) ع

ترجمۂ کنزالایمان : تم فرماؤوہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔نہ اُس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور گُھٹنوں کواِس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہَتھیلیاں گُھٹنوں پر اور اُنگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں۔ پیٹھ بچھی ہوئی اور سَر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اُونچا نیچا نہ ہوں اور نظر قدموں پر ہو۔کم ازکم تین بار رُکوع کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ط (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔پھر تَسْمِیْع (تَس۔مِیع) یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بِالکل سیدھے کھڑے ہوجایئے اس کھڑے ہونے کو قَومَہ کہتے ہیں۔اگرآپ ''مُنْفَرِد'' ہیں یعنی اکیلے نَماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْد (اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اِس طرح سَجدے میں جائیں کہ پہلے گُھٹنے زمین پر رکھیں پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھے کہ ناک کی ہڈّی نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جَم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروَٹوں سے، پَیٹ کورانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھیں۔ (ہاں اگر صَف میں ہوں تو بازو کَروَٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دَسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قِبلہ کی طرف رہے کہ دَسوں انگلیوں کے پَیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر جَمے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں قبلہ رُو رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے اور اب کم ازکم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے پروردگار سب سے بلند) پڑھئے۔پھر سَر اس طرح اٹھایئے کہ پہلے پیشانی، پھر ناک پھر ہاتھ اُٹھیں۔پھر سیدھا قدم کھڑا کرکے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کردیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر خوب سیدھے بیٹھ جایئے اور ہَتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گُھٹنوں کے پاس رکھیئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سِرے گُھٹنوں کے پاس ہوں۔دونوں سَجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جَلسہ کہتے ہیں۔پھر کم ازکم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مِقدار ٹھہریئے (اِس وَقفہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ''یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مغفرت فرما'' کہہ لینا مُستحب ہے) پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے پہلے سَجدے ہی کی طرح دوسرا سَجدہ کیجئے۔اب اِسی طرح پہلے سَر اُٹھایئے، پھر ہاتھوں کو گُھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بَل کھڑے

ہوجایئے۔ اُٹھتے وَقت بِغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔ یہ آپ کی ایک رَکْعت پوری ہوئی، اب دوسری رَکْعت میں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور سُورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سَجدے کیجئے دوسرے سَجدے سے سَر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا اقدم بچھا تو سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو رَکعت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا قَعْدَہ کہلاتا ہے۔ اب قَعْدَہ میں تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) پڑھئے:۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عزوجل ہی کیلئے ہیں۔ سَلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عزوجل کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سِوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشَہُّد میں لفظِ لا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حَلْقہ بنالیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور بِنصر یعنی اُس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْہَدُ اَنْ کے فوراً بعد) لفظِ لا کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اُٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر نہ ہلایئے اور لفظِ اِلَّا پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رَکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فَرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رَکعت کے قِیام میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ° اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھئے، سُورت ملانے کی ضَرورت نہیں، باقی اَفعال اُسی طرح بجالایئے اور اگر سُنَّت و نَفْل ہوں تو سُورۂ فاتِحہ کے بعد سورت بھی ملایئے (ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قِراءَت نہ کیجئے خاموش کھڑے رہئے) پھر چار رَکعتیں پوری کر کے قَعْدۂ اَخیرہ میں تَشَہُّد کے بعد دُرودِ ابراھیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پڑھئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰۤی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰۤی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰۤی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰۤی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

اے اللہ عزوجل دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تُو نے دُرود بھیجا (سیِّدُنا) ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو سَراہا ہوا بُزُرگ ہے۔ اے اللہ عزوجل بَرَکت نازِل کر ہمارے سردار پر اور اُن کی آل پر جس طرح تُو نے بَرَکت نازِل کی (سیِّدُنا) ابراہیم اوران کی آل پر بیشک تو سَراہا ہوا بُزُرگ ہے۔

پھر کوئی سی **دُعائے ماثورہ** پڑھیے، مثلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ عزوجل! اے ربّ ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نَماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف مُنہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہیے اور اِسی طرح بائیں طرف، اب نَماز ختم ہوئی۔ (مراقي الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۲۷۸، غنية المستملي ص ۲۶۱ کراچي)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے۔

مذکورہ نَماز کا طریقہ امام یا تنہا مَرد کا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیرِ تحریمہ کے وَقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور چادَر سے باہَر نہ نکالیں۔ (الهداية معه فتح القدير ج ۱ ص ۲۴۶) **قِیام** میں اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کراس کے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ **رُکوع** میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مَردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) **سَجدہ** سِمٹ کر کریں یعنی بازُو کروَٹوں سے، پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے مِلا دیں (الهداية معه فتح القدير ج ۱ ص ۲۶۷) اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دیں اور **قعدے** میں دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں اور اُلٹی سُرِین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اُسی طرح ہے۔

دونوں مُتَوَجِّہ ہوں!

اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقۂ نَماز میں بعض باتیں **فَرْض** ہیں کہ اس کے بِغیر نَماز ہوگی ہی نہیں، بعض **واجِب** کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ توبہ کرنا اور نَماز کا پھر سے پڑھنا واجِب اور بھول کر چُھوٹنے سے سَجدۂ سَہو واجِب اور بعض **سُنَّتِ مؤکَّدہ** ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے، بعض **مُستَحَب** ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۶۶ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

"یا اللّٰہُ" کے چھ حُروف کی نسبت سے نَماز کی چھ شرائط

۱ طہارت

نَمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نَماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہرقِسم کی نَجاست سے پاک ہونا ضَروری ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۷)

۲ سَتْرِ عورت

(۱) مَرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سَمیت بدن کا سارا حصّہ چُھپا ہوا ہونا ضَروری ہے جبکہ عورت کے لئے اِن **پانچ اَعضاء** : مُنہ کی ٹِکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے۔ البتّہ اگر دونوں ہاتھ (گِٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمَّل ظاہِر ہوں تو ایک مُفْتیٰ بِہٖ قول پر نَماز دُرُست ہے۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳)

(۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فرض ہے نظر آئے یا جِلد کا رنگ ظاہِر ہو نَماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۸)

(۳) آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جارہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سِتْر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو علاوہ نَماز کے بھی حرام ہے۔ (بَہارِ شریعَت حصّہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

(۴) دَبیز (یعنی موٹا کپڑا) جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چِپکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے عُضْو کی ہَیْئَت معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچِہ نَماز ہوجائے گی مگر اس عُضْو کی طرف لوگوں کی نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۱۰۳) ایسا لِباس لوگوں کے سامنے پہننا مَنْع ہے اور عورَتوں کے لئے بَدَرَجۂ اُولیٰ مُمانَعت ہے۔ (بَہارِ شریعَت حصّہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

(۵) بعض خواتین مَلمَل وغیرہ کی باریک چادر نَماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جن سے اَعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نَماز نہیں ہوتی۔

۳ اِستقبالِ قبلہ

یعنی نَماز میں کعبہ شریف کی طرف رُخ کرنا۔

(۱) نمازی نے بلاعُذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نَماز فاسِد ہو گئی اور اگر بلاقَصد پھر گیا اور بقدر تین سُبحٰنَ اللہ کہنے کے وَقفے سے پہلے واپس قبلہ رُخ ہو گیا تو فاسِد نہ ہوئی۔ (البحرائق ج ۱ ص ۴۹۷)

(۲) اگر صِرف مُنہ قبلہ سے پھرا تو واجِب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف مُنہ کر لے اور نَماز نہ جائے گی مگر بلاعُذر مکروہِ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۲ کراچی)

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شَناخت کا کوئی ذَریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جا سکے تو تَحَرِّی (ت۔حَر۔رِی) کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وُہی قبلہ ہے۔ (الھدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶)

(۴) تَحَرِّی کر کے نَماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نَماز نہیں پڑھی ہو گئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۴)

(۵) ایک شخص تَحَرِّی کر کے (سوچ کر) نَماز پڑھ رہا تھا دوسرا اُس کی دیکھا دیکھی اُسی سَمت نَماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی دوسرے کے لئے بھی تَحَرِّی کرنے کا حُکم ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۱۴۳)

۴ وَقت

یعنی جو نَماز پڑھنی ہے اُس کا وَقت ہونا ضَروری ہے۔ مَثَلاً آج کی نَمازِ عَصر ادا کرنا ہے تو یہ ضَروری ہے کہ عَصر کا وَقت شُروع ہو جائے اگر وقتِ عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نَماز نہ ہو گی۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۴)

(۱) عُموماً مساجد میں نِظامُ الْاَوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں جو مُستَنَد تَوقِیت داں (تَو۔قِیت۔داں) کے مُرتَّب کردہ اور عُلَمائے اہلسنّت کے مُصَدَّقہ ہوں ان سے نَمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سُہولت رہتی ہے۔

(۲) اسلامی بہنوں کے لئے اوّل وَقت میں نَمازِ فَجر ادا کرنا مستَحَب ہے اور باقی نَمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔ (دُرِّ مختار معہ رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۳۰)

اوقاتِ مَکرُوہ تین ھیں

(۱) طلوعِ آفتاب سے لیکر بیس مِنَٹ بعد تک۔

(۲) غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ پہلے۔

(۳) نِصْفُ النَّہار یعنی ضَحْوَۂ کُبریٰ سے لے کر زَوالِ آفتاب تک۔

ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجِب نہ نَفل نہ قضا۔ ہاں اگر اُس دِن کی نمازِ عَصْر نہیں پڑھی تھی اور مکرُوہ وَقْت شُروع ہوگیا تو پڑھ لے البتّہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (دُرِّ مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۳۰، بہارِشریعت حصّہ ۳ ص ۲۳ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

دَورانِ نَماز مکروہ وَقْت داخِل ھوجائے تو؟

غُروبِ آفتاب سے کم سے کم بیس مِنَٹ قَبْل نَمازِ عَصْر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وَقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔" (فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے اِحْتِیاط کی اور نماز میں تَطْوِیل کی (یعنی طول دیا) کہ وَقْتِ کَراہَت وَسْطِ نَماز میں آگیا جب بھی اس پر اِعْتِراض نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج۵ ص ۱۳۹)

۵ نیَّت

نِیّت دِل کے پکّے اِرادے کا نام ہے۔ (حاشیۃُ الطَّحطاوی ص ۲۱۵ کراچی)

(۱) زَبان سے نِیّت کرنا ضَروری نہیں البتّہ دِل میں نیّت حاضِر ہوتے ہوئے زَبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) عَرَبی میں کہنا ضَروری نہیں، اُردو وغیرہ میں بھی کہہ سکتے ہیں۔ (ملخص از دُرِّ مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۳)

(۲) نِیّت میں زَبان سے کہنے کا اِعتِبار نہیں یعنی اگر دِل میں مَثَلاً ظہر کی نِیت ہو اور زَبان سے لفظِ عَصْر نکلا تب بھی ظہر کی نَماز ہوگئی۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۱۱۲)

(۳) نِیّت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ کوئی اگر اُس وَقْت پوچھے کہ کون سی نَماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نَماز نہ ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

(۴) فَرض نَماز میں نِیّت فرض بھی ضَروری ہے مَثَلاً دِل میں یہ نِیت ہو کہ آج ظہر کی فرض نَماز پڑھتا ہوں۔ (در مختار، رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۶)

(۵) اَصَــح (یعنی دُرُست ترین) یہ ہے کہ نَفل، سنّت اور تَراویح میں مُطلَق نَماز کی نیّت کافی ہے مگر اِحتیاط یہ ہے کہ تَراویح میں تَراویح یا سنّتِ وَقت کی نیّت کرے اور باقی سنّتوں میں سنّت یا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُتابَعت (یعنی پیروی) کی نیّت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ ان میں مُطلَق نَماز کی نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔ (مُنیة المصلی معه غنیة المستملی ص ۲۴۵)

(۶) نمازِ نَفل میں مُطلَق نماز کی نیّت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (دُرِّ مُختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶)

(۷) یہ نیت کہ مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف یہ شَرط نہیں۔ (ایضاً)

(۸) اِقتِدا میں مُقتَدی کا اس طرح نیّت کرنا بھی جائز ہے کہ جو نَماز امام کی ہے وُہی نماز میری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

(۹) نمازِ جنازہ کی نیت یہ ہے، ''نماز اللہ عزوجل کے لئے اور دُعا اِس مَیِّت کے لئے۔'' (دُرِّ مُختار ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۶)

(۱۰) واجِب میں واجِب کی نیت کرنا ضَروری ہے اور اسے مُعَیَّن بھی کیجئے مثلاً عیدُ الفِطر، عِیدُ الاَضحٰی، نَذر، نمازِ بعدِ طواف (واجِبُ الطّواف) یا وہ نَفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسِد کیا ہو کہ اُس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے۔ (حاشية الطحطاوی ص ۲۲۲)

(۱۱) سَجدۂ شُکر اگرچہ نَفل ہے مگر اس میں بھی نیّت ضَروری ہے مثلاً دِل میں یہ نیّت ہو کہ میں سَجدہ شکر کرتا ہوں۔

(الدر المختار معه رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۰)

(۱۲) سَجدَۂ سَہو میں بھی ''صاحِب نهرُ الفائِق'' کے نزدیک نیّت ضَروری ہے۔ (ایضاً) یعنی اُس وقت دِل میں یہ نیت ہو کہ میں سَجدۂ سَہو کرتا ہوں۔

۶ تکبیر تَحرِیمَہ

یعنی نَماز کو اَللّٰہُ اَکبَر کہہ کر شُروع کرنا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)

''بِسمِ اللّٰہ'' کے سات حروف کی نسبت سے نماز کے سات فَرض

(۱) تکبیرِ تحریمہ (۲) قِیام (۳) قِراءَت (۴) رُکُوع (۵) سَجدہ (۶) قَعدَۂ اخِیرہ (۷) خُرُوجِ بِصُنعِہٖ

(غنية المستملی ص ۲۵۳ تا ۲۸۶)

۱ تکبیر تَحرِیمَہ

درحقیقت تکبیرِ تحریمہ (یعنی تکبیرِ اُولیٰ) شرائِطِ نماز میں سے ہے مگر نَماز کے اَفعال سے بِالکل ملی ہوئی ہے اِس لئے اِسے نَماز کے فرائض سے شُمار کیا گیا ہے۔ (غنية المستملی ص ۲۵۳)

(۱) مقتدی نے تکبیرِ تحریمہ کا لفظِ ''اَللّٰہ'' امام کے ساتھ کہا مگر ''اکبر'' امام سے پہلے ختم کر لیا تو نَماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)

(۲) امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیرِ تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وَقت خَتم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نَماز نہ ہوگی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۳) (ایسے موقع پر قاعِدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لیجئے اِس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رَکعت مل گئی اگر آپ کے رُکوع میں داخِل ہونے سے قبل امام کھڑا ہوگیا تو رَکعت نہ ملی۔)

(۳) جو شخص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادِر نہ ہو مَثَلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زَبان بند ہوگئی ہو اس پر تَلَفُّظ لازِم نہیں دِل میں اِرادہ کافی ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۰۹)

(۴) لَفظِ اَللّٰہُ کو آللّٰہُ یا اَکبَر کو آکبَر کو اَکبَار کہا تو نَماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے مَعنیٰ فاسِدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافِر ہے۔ (دُرِّمُختَار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۷۷) نمازیوں کی تعداد زِیادہ ہونے کی صورت میں پیچھے آواز پہنچانے والے مکبِّروں کی اکثرِیَّت عِلم کی کمی کے باعِث آج کل 'اَکبَر' کو 'اَکبار' کہتی سُنائی دیتی ہے۔ اِس طرح ان کی اپنی نَماز بھی ٹوٹتی اور ان کی آواز پر جو لوگ اِنتِقالات کرتے یعنی نَماز کی اَرکان ادا کرتے ہیں اُن کی نَماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا بِغیر سیکھے کبھی مُکَبِّر نہیں بننا چاہیے۔

(۵) پہلی رَکعت کا رُکوع مل گیا تو تَکبیرِ اُولیٰ کی فَضیلت پا گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

۲ قیام

(۱) کمی کی جانِب قِیام کی حَد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قِیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّ الْمُحتار ج ۲ ص ۱۶۳)

(۲) قِیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءَت ہے بقَدَرِ قراءَتِ فرض قیام بھی فرض، بقَدَرِ واجب واجِب اور بقدرِ سنّت سُنّت۔ (ایضاً)

(۳) فرض، وِتر، عِیدَین اور سنّتِ فَجر میں قِیام فرض ہے اگر بلا عُذرِ صحیح کوئی یہ نَمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (ایضاً)

(۴) کھڑے ہونے سے مَحض کچھ تکلیف ہونا عُذر نہیں بلکہ قِیام اُس وَقت ساقِط ہوگا کہ کھڑا نہ ہوسکے یا سَجدہ نہ کرسکے یا کھڑے ہونے یا سَجدہ کرنے میں زَخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قَطرہ آتا ہے یا چوتھائی سِتر کُھلتا ہے یا قِراءَت سے مجبورِ مَحض ہوجاتا ہے۔ یونہیں کھڑا ہوسکتا ہے مگر اس سے مَرَض میں زِیادَتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابِلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المستمل ص ۲۵۸)

(۵) اگر عَصا (یعنی لاٹھی)، خادِم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا مُمکِن ہے تو فَرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (غُنیہ المستملی ص ۲۵۸)

(۶) اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لے اور اَب کھڑا رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غُنیۃ المستملی ص ۲۵۹)

خبردار! بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نَمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں، وہ اِس حُکمِ شَرعی پر غور فرمائیں، جتنی نَمازیں قُدرتِ قیام کے باوُجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فَرض ہے۔اِسی طرح وَیسے ہی کھڑے نہ رَہ سکتے تھے مگر عَصا یا دِیوار یا آدَمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نَمازیں نہ ہوئیں ان کا لَوٹانا فرض ہے۔ (مُلخص اَز بہارِ شَریعت حصہ ۳ ص ۶۴ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف) عورَتوں کیلئے بھی یِہی حُکم ہے یہ بھی بِغیر شَرعی اِجازت کے بیٹھ کر نَمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجِد میں کُرسیوں کا اِنتِظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فَرض نَماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نَماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بِغیر اجازتِ شرعی بیٹھ کر نَمازیں پڑھیں گے تو ان کی نَمازیں نہ ہوں گی۔

(۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نَفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رَحْمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نَماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نِصف (یعنی آدھا ثواب) ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۳) البتہ عُذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رَواج ہے کہ نَفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خَیال غَلَط ہے۔ وِتر کے بعد جو دو رَکعت نَفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یِہی حُکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا اَفضل ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۴ ص ۱۷ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

۳ قراءَت

(۱) قِراءَت اس کا نام ہے کہ تمام حُروف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہَر حَرف غَیر سے صحیح طور پر مُمتاز (نُمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضَروری ہے کہ خود سُن لے۔

(۳) اگر حُروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سُنا اور کوئی رُکاوٹ مَثَلاً شور و غُل یا ثِقلِ سَماعت (یعنی اُونچا سننے کا مَرض) بھی نہیں تو نَماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۴) خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قِراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے اِسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی اس بات کا خیال رکھئے۔

(۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مُراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سُن سکے مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذَبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سُن سکے۔ (ایضاً) دُرود شریف وغیرہ اَوراد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مُطلَقاً ایک آیت پڑھنا فَرض کی دو رَکعتوں میں اور وِتر، سُنَن اور نَوافِل کی ہر رَکعت میں اِمام و مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فَرض ہے۔ (مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۲۲۶)

(۷) مُقتَدی کو بھی نَماز میں قِراءت جائز نہیں نہ سُورۂ فاتحہ نہ آیت۔ نہ سِرّی (یعنی آہستہ قِراءت والی) نماز میں نہ جَہری (یعنی بُلند آواز سے قِراءت والی) نَماز میں، امام کی قراءَت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ (مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۲۲۷)

(۸) فرض کی کسی رَکعت میں قِراءت نہ کی یا فقط ایک میں ہی کی نَماز فاسِد ہوگئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۹) فَرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِراءت کرے اور تَراویح میں مُتَوسِّط انداز پر اور رات کے نَوافِل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مَد کا جو دَرَجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ تَرتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار رد المحتار ج اوّل ص ۳۲۳) آج کل کے اکثر حُفّاظ اِس طرح پڑھتے ہیں کہ مَد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے۔ یَعْلَمُوْنِ تَعْلَمُوْنَ کے سِوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تَصْحِیح حُروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخُر ہوتا ہے کہ فُلاں اِس قَدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام اور سَخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۸۶، ۸۷ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضَروری ہے

اکثر لوگ ط ت، س ص ث، ا ء ع، ہ ح، ض ذ ظ میں کوئی فَرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُروف بدل جانے سے اگر مَعنیٰ فاسِد ہوگئے تو نَماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۰۱۸ مکتبۂ رَضویہ) مَثَلاً جس نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں عَظِیْم کو عَزِیْم (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نَماز جاتی رہی لہٰذا جس سے ''عِظِیْم'' صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔ (قانونِ شریعت حصّہ اوّل ص ۱۱۹ فرید بک اسٹال لاہور)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لئے تھوڑی دیر مَشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازِم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دِن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نَماز پڑھ سکتا ہے تو فَرض ہے کہ اُس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حُروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صُورتیں نا ممکن ہوں تو زَمانہ کوشش میں اُس کی اپنی نَماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اِس مَرَض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رکھئے! اس طرح نَمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (مُلخص اَز بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۶) جس نے رات دِن محنت کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح مخارِج ادا ہوتے ہی نہیں اُس کے لئے لازِمی ہے کہ رات دِن سیکھنے کی کوشش کرے اور زَمانہ کوشش میں وہ مَعْذُور ہے اُس کی اپنی نَماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حُروف اُس کے اپنے غَلَط ہیں وُہی دوسروں کے بھی غَلَط ہوں تو زَمانہ کوشش میں ایسوں کی اِمامت کر سکتا ہے اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اِس کی نَماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اِس کے پیچھے کیا ہوگی! (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاهور)

مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قِراءَت کی اَہَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرُست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہزاروں مدارِس بنام مَدْرَسَۃُ الْمَدِینہ قائم ہیں اِن میں مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کو قرانِ پاک حِفظ وناظِرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عِشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سِکھانا شُروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرُست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے ‏ ‏ تِلاوت کرنا میرا کام صبح وشام ہو جائے